فقہی احکام: حج یا عمرہ کے احرام

ہوائی سفر میں احرام کا کپڑا کہاں سے پہنیں؟

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا ان لوگوں کے تعلق سے جو ائیر پورٹ پر احرام کے کپڑے پہنتے ہیں، جیسے ریاض یا القصیم سے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن نیت نہیں کرے جب تک وہ میقات تک نہ پہنچ جائے[1]۔ لیکن اسے گھر سے ہی غسل اور احرام کے کپڑے پہنن لینا چاہیئے یا عام کپڑے پہن لے ازار کے اوپر[2] اور جب جہاز پر آئے تو (میقات سے قبل) عام کپڑے اتار کر رداء پہن لے۔ لیکن اگر ائیر پورٹ پر پہن لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مصدر: سلسلۃ لقاء الباب المفتوح: مجلس نمبر: ۹۱

---

[1] جدۃ ائیر پورٹ پہنچنے سے کچھ دیر پہلے جب ہوائی جہاز میقات سے گزرتا ہے تو اس میں میقات کا اعلان ہو جاتا ہے۔ اس وقت نیت کریں کیونکہ وقت بہت کم ہوتا ہے اور جہاز تیزی سے میقات کو پار کر لیتا ہے۔ اسی لئے احرام کے کپڑے پہلے سے پہن لیں کیونکہ صرف احرام کے کپڑے پہننے سے نیت نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی یہ شخص محرم ہو گا۔

[2] ازار وہ چادر نما کپڑا ہے جسے لنگی کی طرح جسم کے نچلے حصے میں پہنا جاتا ہے۔ رداء وہ چادر ہے جو جسم کے اوپری حصے میں لپیٹی جاتی ہے۔ شیخ کی مراد یہ ہے کہ وہ ازار کے اوپر عام کپڑے (مثلاً کرتا) پہن کر گھر سے نکل سکتا ہے مگر میقات کے پہلے کرتا اتار لے اور رداء ڈال لے۔

نوٹ: احرام کی حالت سے مراد صرف احرام کے کپڑے پہننا نہیں بلکہ احرام کا کپڑا پہننے کے بعد نیت کرنا اور نسک میں داخل ہونا ہے جو میقات پر ہوتا ہے گرچہ احرام کا کپڑا پہلے ہی کیوں نہ پہن لیا ہو۔ نیت کرنے کے بعد تلبیہ پڑھنا شروع کریں۔

احرام میقات سے واجب ہے

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جو حج یا عمرہ کا ارادہ کرتا ہے اس کے لئے احرام میقات سے واجب ہے کیونکہ نبی ﷺ سے صحیح روایت موجود ہے جسے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ: **يهل أهل المدينة من ذي الحليفة و يهل أهل الشام من الجحفة و يهل أهل نجد من قرن**.....الحدیث یعنی مدینہ والے ذوالحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن المنازل سے احرام باندھیں (البخاری: ۱۳۳)۔ یہ خبر حکم کے معنی میں ہے۔ اور صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ کا میقات مقرر کیا (مسلم: ۲۸۶۰)۔ اسی بنا پر جو حج یا عمرہ کرنا چاہتا ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ بغیر احرام کی حالت میں وہ میقات کو پار کرے۔ اور اگر اس نے بغیر احرام کے میقات کو تجاوز کر لیا اور مکہ سے احرام باندھا یا مکہ اور میقات کے درمیان احرام باندھا تو اس پر جیسا کہ اہل علم نے ذکر کیا ہے فدیہ ہے جسے وہ مکہ میں ذبح کرے گا جسے وہ وہاں کے مسکینوں کو کھلائے گا۔

مصدر: سلسلۃ فتاویٰ نور علی الدرب؛ کیسیٹ نمبر ۲۲۵

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد

نوٹ: مردوں کو احرام کے کپڑے کے طور پر رداء اور ازار پہننی ہے جو جسم کی ساخت کے مطابق سلی ہوئی نہیں ہوتی ہے۔ اس کا یہ معنی نہیں کہ ہر سلی ہوئی چیز جیسے بیلٹ (کمر بندہ)، سینڈل (چپل جس میں سلائی ہو) وغیرہ نہیں پہن سکتا۔ ان چیزوں کا وہ استعمال کر سکتا ہے۔ احرام کی حالت میں مرد عمامہ یا ٹوپی نہ پہنیں۔ عورتوں کے لئے کوئی خاص احرام کا کپڑا نہیں ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ عورتیں دستانے یا نقاب نہ پہنیں کیونکہ اس کی ممانعت حدیث میں آئی ہے۔ غیر مردوں کی موجودگی میں عورت سدل کرے گی یعنی اپنے چہرے پر سر سے دوپٹے کو گرالے گی تاکہ غیر مرد کی نظر اس پر نہ پڑے جیسا کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے۔